سلسلہ تصوف نمبر ۲۷

# اردو ترجمہ رسالہ نقشبندیہ

مسمّٰی بہ

# مفتاح اللطائف

Muhammad Aslam ibn Jalal al-Din.

از تصنیف لطیف

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین جناب فیضمآب خواجہ محمد اسلم بن خواجہ جلال الدین

قدس سرہٗ

Miftah al-lutaif

جسے

اللہ والے کی قومی دکان ملک چنن الدین خلف ملک فضل الدین مرحوم کشمیری

تاجر کتب قومی

منزل نقشبندیہ کوچہ ککے زئیاں

بازار کشمیری لاہور نے

بصرف زر کثیر نہایت محنت سے ترجمہ کرا کر شائقین علم تصوف کے لئے

تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپوا کر شائع کیا

بار چہارم

# فہرست مضامین رسالہ نقشبندیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للّٰہ الذی ھدانا علیٰ سواء الطریق والصلوٰۃ والسلام
علیٰ رسولنا بالصدق والتحقیق وعلیٰ اصحابہ العظام و آلہ
الکرام والتابعین رضوان اللّٰہ تعالیٰ علیہم اجمعین ٭

تمام ستائشوں کے لائق تو وہی ذات ہے جس نے ہم کو سیدھی راہ بتائی
اور رحمت اور سلام ہو ہمارے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو سچے اور صادق ہیں اور
آپ کے بزرگ دوستوں اور آل و تابعین پر خوشی ہو خداوند تعالیٰ کی۔ بعد اس کے
کہتا ہے فقیر حقیر پر تقصیر محمد اسلم بن شاہ جلال خاں مؤلف اس رسالہ
نقشبندیہ کا جو مسمےٰ بمفتاح اللطائف ہے کہ یہ رسالہ چند فصلوں میں
ہے جن میں بیان وظیفوں اور ذکروں لطیفوں مقامات عالیہ نقشبندیہ کا ہے۔
اور خاتمہ میں شجرہ طیبہ متبرکہ لکھا گیا ہے تاکہ صادق الیقین اور سچے طالب و مضبوط
سالک بہرہ مند ہوں وباللّٰہ التوفیق وعلیہ التکلان اللّٰھم ارنا الحق حقا و
ارزقنا اتباعہ و ارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ (اور اللہ ہی کے ساتھ
توفیق ہے اور اسی پر توکل ہے اے اللہ دکھلا ہم کو حق ٹھیک ٹھیک اور روزی کر
ہم کو اسکی اطاعت کی اور دکھا ہم کو جھوٹھ کو جھوٹھ اور روزی کر ہمارے بچنا اس سے"

اے سچی فاطمہ پہلی منزل شریعت اور اس میں مرتبہ عبودیت کا ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ اور نہیں پیدا کیا ہم نے جنوں اور انسانوں کو مگر واسطے عبادت کے پس پیدائش انسان کی تو عبادت کے لئے ہی ہے تاکہ میری عبادت کرے اور میری طرف توجہ لائے اور سیدھا راستہ پائے جس نے عبادت نہ کی نعمت سے حصہ نہ پایا۔ خسارہ اور ٹوٹا حاصل کیا۔ وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا (اور جو آدمی اندھا ہے دنیا میں معرفت خدا سے وہ اندھا ہوگا قیامت کے دن دیدار خدا سے اور وہ بہت بھولا ہوا ہے سیدھے راستہ سے)۔

وَجَاءَ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَمَا تَعِيشُونَ تَمُوتُونَ وَكَمَا تَمُوتُونَ تُبْعَثُونَ وَكَمَا تُبْعَثُونَ تُحْشَرُونَ (فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جس حال میں تم ہوگے اسی میں مروگے جس حال میں تم مروگے اسی حال میں اٹھائے جاؤگے اور جس حال میں اٹھائے جاؤگے اسی حال میں تمہارا حشر ہوگا)۔

پس شریعت کے لغوی معنی شروع کرنے کے ہیں یعنی رجوع کرنا بوسیلہ عبادت کے حق تعالیٰ کی طرف، جیسا کہ صاحب شرع رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةِ أَشْيَاءَ (پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا ہے) اوّل کلمہ شریف پڑھنا۔ دوم نماز کا ادا کرنا۔ سوم روزے رمضان شریف کے رکھنے چہارم اگر صاحب نصاب ہو تو زکوٰۃ دینی۔ پنجم اگر طاقت حج کی رکھتا ہو تو حج کرنا۔ اور ہمیشہ احکام شرعیہ پر محکم و مضبوط رہنا۔ ایک بال بھر ایک ذرہ کے مقدار تجاوز و تفاوت نہ کرنا۔ فرض و واجبات اور سنن و مستحبات کو بجالانا۔

پس جو کام موافق شرع کے ہے اُس کو اختیار کرنا اور جو مخالف شرع ہے اُس کو ترک کرنا راہ مستقیم یہی ہے ٭

پس اے سچے طالب جان کہ سرور کائنات خلاصۂ موجودات نے فرمایا ہے

الدنیا مزرعۃ الآخرۃ ؎

ہمچنیں گفتہ است پیر معنوی | اے برادر آنچہ کاری بدروی
از مکافات عمل غافل مشو | گندم از گندم بروید جو ز جو

دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ مولانا مولوی رُوم علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے برادر جو کچھ تو بوئیگا سو کاٹیگا۔ مکافات عمل سے غافل مت ہو گیہوں سے گیہوں اور جو سے جو اُگتے ہیں ٭

پس اے طالب جان تو، کہ شریعت مثل کشتی اور طریقت مانند دریا کے اور حقیقت مثل سیپ کے اور معرفت مانند موتی کے ہے۔ کما قال علیہ السلام در الشریعۃ کالسفینۃ والطریقۃ کالبحر والحقیقۃ کالصدف والمعرفۃ کالدر فمن اراد الدر رکب السفینۃ ثم شرع فی البحر یصل الی الدر ومن ترك ھذہ الترتیب لم یصل الی الدر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شریعت مثل کشتی کے ہے اور طریقت مثل دریا کے اور حقیقت مثل سیپ کے و معرفت مانند موتی کے پس جو شخص موتی لینے کا ارادہ رکھتا ہے سوار ہووے کشتی پر اور چلے دریا میں حاصل کریگا موتی کو۔ اور جس نے چھوڑ دیا اس ترتیب کو ہرگز موتی نہ پائیگا ؎

کشتی نشستگانیم اے باد شرطہ برخیز
باشد کہ باز بینیم آں یار آشنا را

؎ شریعت را مقدم دار اکنوں — طریقت از شریعت نیست بیروں
کسے کو در شریعت راسخ آید — طریقت راہ بروئے خود کشاید

؎ چونکہ از سیل فنا بنیاد ہستی بر کند
چوں ترا نوح است کشتیبان ز طوفاں غم مخور

قال علیہ السلام الشریعت اقوالی و الطریقۃ افعالی والحقیقۃ احوالی والمعرفۃ اسراری ؎

احکام شریعت ہمہ اقوال من است — اسرار طریقت ہمہ احوال من است
بیروں ز من حقیقتے دیگر نیست — عالم تفصیل و آدم اجمال من است

اے طالب جان کہ شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت چار مرتبہ ہوئے اور طریقت، حقیقت، معرفت، شریعت سے ہی پیدا ہوتے ہیں ؛

شریعت مانند دودھ کے اور طریقت مثل دہی اور حقیقت مثل مکھن کے اور معرفت مانند روغن (گھی) خالص کے ہے۔ اگر دودھ ہو تو یہ تینوں کہاں سے بن سکیں ؛

معرفت میں تین مرتبے پیدا ہوتے ہیں وہ احدیت، وحدت، احدیت اور واحدیت و احدیت کی دونوں سے مشتق ہیں۔ فی الحقیقت مرتبہ احدیت تمام مراتب کی جائے صدور رہنے کی منشا ہے۔ پس تمام سات مرتبے ہوئے اور سالک کی بھی سات ہی منزلیں ہیں۔ اول ناسوت، دوسری ملکوت، تیسری جبروت، چوتھی لاہوت پانچویں باہوت، چھٹی ہاہوت، ساتویں ذات البحت اور صفات باری تعالیٰ عزوجل بھی سات ہیں۔ الحی، القدیر، المرید، السمیع، البصیر، العلیم

الکیمیہ اور ارواح بھی سات ہیں اور وجود آدمی میں نفس بھی سات ہیں اور جواہر بھی انسان میں سات ہیں افلاک بھی سات ہیں، فلک قمر، فلک عطارد، فلک زہرہ، فلک شمس، فلک مریخ، فلک مشتری، فلک زحل اور زمین کے طبقہ بھی سات ہیں اقالیم بھی سات ہیں صفت ایمان بھی سات۔ شرط ایمان سات، اندام سجدہ سات واجبات شریعت سات اور طواف بیت اللہ سات لطائف نقشبندیہ عالیہ بھی سات ہیں۔

لطیفہ اول قلب لطیفہ دوم روحی۔ لطیفہ سوم سری لطیفہ چہارم سر السری۔ لطیفہ پنجم خفی۔ لطیفہ ششم اخفیٰ لطیفہ ہفتم قدسی انشاءاللہ آگے ہم ہر ایک کی شرح کرینگے۔

# فصل اول۔ دربیان طلب مرشد

پس جان اے طالب صادق۔ اول طالب کو مرشد کامل طلب کرنا چاہئے۔ جو پیشوا شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت کا رکھتا ہو۔ تاکہ وہ تجھ کو راستہ دکھلائے کہ اول اطلب الرفیق ثم الطریق اور مرشد کامل کے وسیلہ سے اس راہ میں قدم رکھے۔ کما قال اللہ تعالیٰ عزوجل یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ (جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور اس کی طرف وسیلہ پکڑو۔

بڑا وسیلہ اور بزرگ دست اس راہ میں فرقان حمید ہے اور وسیلہ متوسط محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شفیع المذنبین ہیں اور چھوٹا وسیلہ

مرشد کامل ہے جو تجھ کو راہ راست پر چلاتا ہے۔

نباشد مبتدی را ہیچ بہ زیں ۔ کہ پیرے را بجوید رہبر دیں

کما قال علیہ السلام من لا شیخ لہ فشیخہ شیطان ۔

ہر آں کارے کہ بے اُستاد باشد ۔ یقین است کو کہ بے بنیاد باشد

اے بیخبر بکوش کہ روزے خبر شوی ۔ تا راہ رو نباشی و کے راہبر شوی

پس طالب کو چاہئے بلکہ لازم ہے کہ اول علم ظاہری حاصل کرے۔

قرآں بخواں تفسیر ہم آموز خط صرف و لغت
نحو و معانی یا بیاں کلام و ہم فقہ و خبر

قال علیہ السلام کن عالمًا او متعلمًا ولا تکن ثالثا بعدہٗ علم باطن
فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ ہو تو عالم یا طالب العلم اور نہ ہو تیسرا بعد اس
کے علم باطن ہے۔

علم باطن ہم چو مسکہ علم ظاہر ہم چو شیر
کے شود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

قال اللہ تعالیٰ والراسخون فی العلم یقولون اٰمنا بہ کل من عند
ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب کہتے ہیں پختہ علم والے ہم تصدیق کرتے
ہیں اُس تمام کی جو حبیب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کے پاس سے ہے
اور نہیں یاد کرتے اُس کو مگر صاحب عقل پس مرشد کامل جو کچھ فرمائے اُس کو
اختیار کرے اور اُس کے حکم سے باہر ایک قدم نہ رکھے نافرمانی نہ کرے ادب
اُستادوں کا اور تعظیم مرشد کی بجا لائے۔ اور بے ادب نہ ہو۔

از خدا جوئیم توفیق ادب ۔ بے ادب محروم ماند از لطف رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد ۔ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

بے ادبی مثل بیہودہ باتیں کرنی یا کھیلنا سامنے مرشد کے اور کھانا پینا اور اپنا سایہ مرشد پر ڈالنا، اُس کی طرف پیٹھ کرنا، تھوکنا ۔ اور مثل اس کے جو کام بے ادبی کے ہوں نہ کرے ۔ بلکہ مرشد کے سامنے خاک ہو کر خاک میں ملے ؎

در بہاراں کے شود سرسبز سنگ ۔ خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ
چند سالے سنگ بودی دلخراش ۔ آزموں را یک زمانے خاک باش
گر تو سنگ خارہ مرمر شوی ۔ چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی
یک زمان صحبت با اولیا ۔ بہتر از صد سالہ زہد بے ریا

اور ہمیشہ مرشد کے آستانے پر عاجز اور خاکسار رہے ۔ قال علیہ السلام کن فی الدنیا کانک غریب او کعابری سبیل وعد نفسک من اصحاب القبور ۔ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں مانند مسافر راستہ چلنے والے رہو اور خیال کر جان اپنی کو اہل مقابر سے +

مرید کو چاہئے کہ اپنے اوپر بغیر اذن پیر کے کوئی چیز لازم نہ کرے ۔ اگر کوئی چیز لازم کر لیگا، تو وہ خواہش نفسانی ہوگی ؎

اگر خواہی کہ خلوت را گزینی ۔ پس آں بہتر کہ پیش شیخ شینی
اگر بے پیر کارے پیش گیری ۔ ہلاکت را از بہر خویش گیری

بلکہ اپنے آپ کو ایسا پیر کے حوالے کرے جیسے میت غسال کے ہاتھ میں " کالمیت بید الغاسل " مثل مشہور ہے مردہ بدست زندہ ۔ اور پیر کو چاہئے کہ اچھی طرح

توجہ کرے ؎

چوں از طرف معشوق نباشد کششے — کوشش عاشق بیچارہ بجائے نرسد
گر دوا طلبی درد مرے باید — ہر کہ را درد نباشد بدوائے نرسد

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد ؎
اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

پس طالب کو چاہئے کہ حقیقی طبیبوں کی خاکپا ہو تاکہ باطنی آنکھوں کا اندھا پن دور ہو ؎

رفع ایں کوری بدست خلق نیست — لیک اکرام طبیب از ہدیہ ایست
ایں طبیباں را بجاں بندہ شوید — تا بمشک و عنبر آگندہ شوید

میں جو کچھ خدمت کرتا ہوں بلا عوض ہے ؎

یارب مباد کس را مخدوم بے عنایت

اور اپنے پیر کو ہمیشہ حاضر جانے اور مرشد کے خیال سے غافل نہ ہو اور یقین کامل رکھے۔ اور جب پیر کے روبرو آئے پہلے سلام کرے اِدھر اُدھر نہ دیکھے جبتک سامنے پیر کے رہے مرید کو کوئی شغل مفید اور بہتر دیدار پیر سے نہیں اور جب چاہے کہ پیر سے رخصت ہو۔ جہاں تک پیر کی نظر ہو اُلٹے پاؤں چلے۔ اور شیخ کی طرف پیٹھ نہ کرے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الارادۃ ان لا یفارق المرید شیخہ عن القلب ساعۃ ویری ولایت الشیخ محیطا فی کل زمان و مکان فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ یہ ہے کہ مرید خیال شیخ کو دل سے نہ بھلائے اور خیال کرے ولایت مرشد کو محیط ہر وقت ہر جگہ میں۔ اور مرشد کو بھی چاہئے کہ پہلے مرید کو شریعت کے ساتھ درست و پختہ کرے تاکہ وہ سیدھی راہ چلے۔

# فصل دوم۔ در بیان اوراد

قال علیہ السلام من لا ورد لہ لا وارد لہ تارک الورد ملعون فرمایا نبی علیہ السلام نے جس کا کوئی ورد نہیں اس کا کوئی وارد نہیں اور ورد کا تارک لعنتی ہے اے طالب جان کہ اوراد نقشبندیہ طریق کے یہ ہیں صبح کے وقت جب اٹھو تو سب سے پہلے دعا پڑھو اللّٰھم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نبعث وبک نشورہ نموت وبک نحیا ہمیشہ پڑھا کرے جیسا کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے افضل الاعمال ادواعہا اور نماز صبح پڑھے اور بعد اس کے سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین اور ایک مرتبہ سورہ یٰس اور ایک مرتبہ واسطے کھلنے باطن کے سورہ یوسف پڑھے اور ایک مرتبہ ورد ظاہری یعنی درود مستغاث ورد اکبر پڑھے اور واسطے معاش ظاہری کے سورہ الم ترکیف الیس ۱ بار پڑھے۔ پھر نماز اشراق پڑھے۔ بعدہٗ ایک ہزار بار کلمہ طیبہ کو زبان سے پڑھے پھر نماز چاشت پڑھے اور بعد نماز ظہر کے سورہ انا فتحنا ایک مرتبہ اور سو مرتبہ استغفار سو مرتبہ درود شریف سو مرتبہ کلمہ تمجید پڑھ کر قرآن شریف کی تلاوت میں مشغول ہو۔ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے افضل العبادۃ تلاوۃ القرآن بڑی افضل عبادت تلاوت قرآن شریف کی ہے۔

طریقہ نقشبندیہ میں اگر طاقت ہو تو ہفتہ وار نہایت شوق اور با قاعدہ قرآن شریف ختم کرے اور اگر وقت نہ ملے یعنی صاحب کسب ہو تو سوا پارہ روزانہ ورد رکھے۔ بعد نماز عصر کے سورہ عم ایک بار پڑھے۔ روشنائی ظاہر و باطن کی حاصل ہوگی۔ پھر

مراقبہ اسم ذات یا نفی و اثبات کا مغرب تک کرے۔ بعد نماز مغرب ایک مرتبہ سورہ واقعہ پڑھے۔ اور واسطے جمعیت ظاہری اور باطنی کے یا اللہ یا جامع ایک سو چودہ مرتبہ پڑھے۔ فوائد اس کے تحریر تقریر سے باہر ہیں ﴿

بعد نماز عشا کے ایک بار سورۂ الملک سات مرتبہ سورہ فاتحہ سات بار معوذتین، سات بار سورۂ اخلاص، سات مرتبہ کلمہ تمجید پڑھے۔ تاکہ شیطانی وسوسوں اور نفسانی خطروں اور زمانی آفتوں سے محفوظ رہے۔ اور اگر توفیق یاری کرے تو ایک بار سونے کے وقت درود حاضری پڑھے۔ شاید کہ وقت پڑھنے کے جمال پاک نبی صلے اللہ سے مشرف ہو ﴿

بعدہٗ وقت تہجد کے اٹھے۔ بعدہ نماز تہجد تین بار سورۂ یٰس گیارہ بار سورۂ مزمل پڑھے۔ یہ وقت عجیب اثر رکھتا ہے۔ پھر ایک ہزار بار اسم اعظم یا اللہ یا ھو پڑھے کہ تمام مخلوقات پرندوں و درندوں تک اس کے ساتھ انس یعنی الفت پکڑیں وقت صبح کا عجیب اور عمدہ وقت ہے جو کچھ کوئی مانگے سو وہی پائے ﴿

چہ خوش ملکی ست ملکے سحرگاہی | دراں کشور بیابی ہر چہ خواہی
خوش آں باد نسیم صبحگاہی
کہ درد شب نشیناں را دوا کرد

طالب کو چاہئے کہ اپنے اوپر روزے ایام بیض و یوم قمر و یوم خمیس کے لازم کرے۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لکل شئ زکوٰۃ و زکوٰۃ الجسد الصوم فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر شے کی زکوٰۃ ہے اور زکوٰۃ بدن کی روزہ

ہوتے ہے۔

فائدہ۔ واسطے رفع حاجات و مہمات کلی و جزئی کے لئے اور واسطے دفع کرنے دشمن و بلا و قحط و وبا و ظالم اور واسطے کشائش باطنی کے طالب کو ختم خواجگان طریقہ عالیہ کا بہت مؤثر ہے پڑھا کرے۔ ہزارہا حاجت پوری ہو نگی۔

طریقہ پڑھنے کا یہ ہے پہلے الحمد شریف ۷ بار۔ درود شریف سو بار سورۂ الم نشرح ۷۹ بار۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ ایک ہزار ایک مرتبہ مع بِسْمِ اللّٰه پھر درود شریف سو بار اور اخیر میں الحمد شریف سات بار پڑھے۔ ثواب اس ختم شریف کا خواجگان کی روحوں کو بخشے۔ اور امداد طلب کرے تین روز کے اندر بعد عا برآمد ہو۔

نام مبارک خواجگان کے یہ ہیں۔ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ۔ خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ محمد ابوالخیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ سید میر کلال رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ بہاء الحق والدین نقشبند۔ قدس سرہ العزیز۔

دیگر واسطے ہر حاجت دینی و دنیوی کے تین ہزار بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھے انشاءاللہ حاجت پوری ہو۔

فائدہ۔ استخارہ ہر کام کے لئے سنت ہے اور استخارہ کی چند قسمیں ہیں

اور عمدہ ترکیب یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ اس طور پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے پچیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے بعد تشہد کے سلام پھیر کر جلد سیدھا کھڑا ہو جائے۔ اور الحمد شریف کو شروع کرے۔ جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پر پہنچے۔ تو اس آیت کریمہ کو اتنی دیر پڑھتا رہے کہ ایک طرف کو خود بخود منہ پھر جائے۔ اگر داہنی طرف پھرا تو جان لے کہ کام ہو جائیگا۔ اُس کا کرنا مفید ہے۔ اور اگر بائیں جانب پھرا تو خیال کرے کہ کام نہ ہو گا۔ اُس کا کرنا مفید نہیں اس سے بچے اور حقیقت حال اللہ خوب جانتا ہے ؎

# فصل سوم در بیان راہ حق تعالیٰ

خداوند تعالےٰ کی راہ جانب شرق یا غرب جنوب یا شمال میں نہیں اور نہ زمین آسمان میں بلکہ اُس کی راہ مومن کے دل میں ہے۔ فرمایا خدائے بزرگ و برتر نے وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اور فرمایا نبی علیہ السلام نے مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ؎

در ہر دلے کز آتش عشق تو داغ نیست
تاریک خانہ ایست کہ در وے چراغ نیست

قطعہ

مشو چنانکہ چشم سر کہ تا رود بیند خود را هم
بلی ہمیں بینی ہر چہ ہست تا پا یانش
بقرب حق جو گہر و بحر تعالیٰ کہ چشم سر
کہ دام ثابتہ تو اہست اصل حیرانش

اور یہ کہا ہے عارفوں نے مشاہدۃ القلوب بعیلہا المحبوب دل کا مشاہدہ محبوب ہے

رکھتا ہے۔ فرمایا اللہ بزرگ و برتر نے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ ہم
شہ رگ سے بھی زیادہ تر نزدیک ہیں۔ اے طالب! جان لے کہ خداوند تعالیٰ
کی راہ میں دل سے چلتے ہیں نہ پاؤں سے ؎

اے کمان و تیرہا بر ساختہ — صید نزدیک است دور انداختہ
ہر کہ دور اندازتر او دورتر — ایں چنیں صید است و مہجورتر

اَللّٰہُ خداوند تعالیٰ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مطلوب ہے اہل آسمان و
زمین کا۔ مَثَلُ نُوْرِہٖ اُس نور کی مثل جو اُس کی طرف منسوب ہے کَمِشْکٰوۃٍ مانند
طاق کے ہے کہ مراد اُس سے قلب مومن ہے فِیْہَا مِصْبَاحٌ۔ اس طاق میں
چراغ روشن جو نظارہ شغل نام اللہ کا ہوتا ہے اَلْمِصْبَاحُ وہ چراغ روشن فِیْ
زُجَاجَۃٍ ایک قندیل میں ہے۔ کنایہ دل سے ہے وہ دل نہایت صفائی کے
سبب اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوْکَبٌ گویا وہ ستارہ ہے دُرِّیٌّ چمکتا مثل
زہرہ یا مشتری کے باعتبار سعدیت کے اور وہ چراغ جو اس میں ہے مراد شغل
نظارہ اسم اللہ ہے یُوْقَدُ روشن ہوتا ہے مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زیتون کے
بابرکت درخت کے تیل سے جو بہت نافع ہے مراد تجلیات سے تجلیات اسمیہ ہیں کہ عبادت
شغل ان تجلیات پر موقوف ہے زَیْتُوْنَۃٍ وہ زیتون جو احدیت مطلق کے وجود کی
زمین سے پیدا ہوا لَا شَرْقِیَّۃٍ نہ جانب شرق میں ہے جو شرق کی طرف منسوب ہے او
یہ مراد مرتبہ تجلی اول سے ہے جو بسبب شغل اسم اللہ کے روشن ہوتی ہے وَلَا
غَرْبِیَّۃٍ اور نہ جانب غرب کی جو طرف مغرب کے حکم کریں اور یہ مراد مرتبہ تجلی
دوسری سے کہ خاصیت شغل اسم اللہ سے منکشف ہوتی ہے یَکَادُ زَیْتُہَا قریب ہے کہ

کہ زوغن اس درخت کا کہ مراد تجلیات اشغال سے ہے۔ یُضِیُٓئُ خود بخود روشن ہو جاتا ہے وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ اگرچہ نہ چھوئے اُس کو نَارٌ آگ روشنی کا صفائی اُس درجہ کی جو توجہ تجلیات اشغال اسم ذات دوسرے سے نہیں ہوتی نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ روشنی پر روشنی یعنی صفائی یہ شغل صفائی اسم اللہ کے نور سے چراغ کہ مراد تجلیات لطائف سے ہی چراغ روشن کرے دل کی مشکوٰۃ میں ساتھ لمعات الٰہیہ کے رکھا ہے ضابطہ حالات کا مجمع تمام واقعات تجلیات کا ہے یَھْدِی اللّٰہُ راہ دکھاتا ہے خدائے تعالیٰ لِنُوْرِہٖ ساتھ نور اپنے کے مَنْ یَّشَآءُ جس کو چاہے وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اللہ نے بیان کی مثال لوگوں کے لئے اور اللہ ہر شے کو جانتا ہے ظاہر ہے۔

فرمایا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قلب المؤمن بیت الرب مومن کا دل خدا کا گھر ہے۔

وہ نور مذکور مثل بادشاہ کے ہے اور حکم اُس کا بیچ تمام اعضا و حواس کے جاری ہے اور تمام ماتحت اُس کے ہیں اس واسطے کہ وہ ٹھکانا اور آرام گاہ نور خدا کا ہے اور حدیث میں آیا ہے قلب المؤمن اکبر من العرش و واسع من الکرسی و افضل ما خلق اللہ تعالیٰ یعنی مومن کا دل بڑا ہے عرش سے و فراخ ہے کرسی سے اور بزرگ ہے تمام چیزوں سے کہ پیدا کیا اُن کو اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ قرآن مجید فرقان حمید میں آیا ہے۔ سَنُرِیْھِمْ قریب ہے کہ دکھلائیں گے ہم انہیں جو منکر ہیں طالبان تجلیات کے اٰیٰتِنَا نشانیاں دل اپنے کی کہ اُن میں سے ایک شق القمر ہے اس واسطے کہ دریدہ ہونا چاند کے دل کا مظہر اسرار ذات سے ہے۔

جیسا کہ کسی عارف نے کہا ہے ؎

دل یک قطرہ گر تو شگافی ... برون آید از وصد بحر صافی

فِی الْاٰفَاقِ جہان کے اطراف میں، یعنی سالکوں کا بعد نہایت شغل تجلیات کے دل ایسا روشن ہوجاتا ہے کہ اُس کے تجلیات سے اطراف جہان یعنی کل جہان روشن ہوجاتا ہے مشاہدہ آفاقی سے یہی مراد ہے۔ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اور تمہاری ذاتوں میں یعنی بعد کھلنے دل کے معارف و نشان معارف نفسی مکشوف ہوجاتے ہیں۔ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَھُمْ تاکہ روشن ہوجاوے طالبوں اور منکروں کہ ہر کا دل پھٹنے سے اَنَّهُ الْحَقُّ کہ بیشک تجلیات ہمارے حق ہیں اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ کیا کافی نہیں ہے تیرا پروردگار تجھے اِنَّهٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ کہ اوپر تمام اشیا کے تجلیات وارد کرنے سے شَهِیْدٌ گواہ ہو۔ یعنی اگر عامہ ذات کے منکشف ہونے کا انکار کریں تو حضرت آفریدگار تجھے کافی ہے جو سالک کو چمکا دوں ذات و صفات سے مشرف کرتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ ؛

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ قلب المؤمن حرم اللہ وحرام ان یلج فیہ غیر اللہ کما جاء فی حدیث القدسی ان فی جسد الادم قلب و فی القلب فواد و فی الفواد ضمیر و فی الضمیر روح و فی الروح سر و فی السر خفی و فی الخفی نور و فی النور انا اللہ ؛

ایک جماعت صوفیہ کی کہتی ہے کہ سر لطیفہ دل سے اعلیٰ اور روح سے کم درجہ میں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ لطیفہ روح سے بھی افضل ہے اور وجہ اختلاف کی یہ ہے کہ سلوک میں بعضوں کو سیر ابتدا میں پہلے روح سے شروع ہوئی

اور بعضوں کو لطیفہ سِر ہے ۔



مقام آدم علیہ السلام مراقبۂ لطیفۂ نفس مفتاح لا الٰہ الا اللہ آدم صفی اللہ خزانۃ اللہ

کہتے ہیں لطیفہ سر محل مشاہدہ کا بغیر روح کے ہے اور روح جگہ محبت کی ہے

اور دل محل معرفت۔ اور بعضے صوفیا فرماتے ہیں کہ سر ایک لطیفہ ہے انسان میں

مانند روح کے لیکن روح محل محبت اور سر محل مشاہدہ جیسے دل محل معرفت ہے۔

اور مقتضائے اصول کا یہ ہے کہ ستر لطیف ہے روح سے جیسے کہ روح قلب سے
اور صوفیا کہتے ہیں کہ یہ اسرار پوشیدہ تعلق اغیار سے ہیں۔ اور مراد اغیار سے ظلال
انسانی ہیں اور لفظ ستر کو اُس شے پر بولتے ہیں جو بندہ میں اُس کے حالات پوشیدہ
ہیں یعنی سرحال پوشیدہ کا نام ہے۔ اور بعضے صوفیا کے کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ عقل و نفس و قلب و روح ایک چیز ہیں۔ لیکن اطلاق ہر یک کا اُن اسمائے
متعددہ پر باعتبار وجود مرتبہ کے ان مراتب سے ہے جیسا کہ شاہ جلیل
الہ آبادی نے اپنے رموزات میں کہا ہے کہ نفس و روح و دل تمام ایک ہیں
کسی کو اُس میں شک نہیں۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ؎

# فصل چہارم دربیان تزکیہ نفس

جب طالب را حق اور دل کی صفائی حاصل کرنی چاہیے۔ تو بغیر تزکیہ نفس و تصفیہ
دل کے ہرگز حاصل نہ ہوگی۔ پس طالب کو لازم ہے شروع سے توبہ اور ندامت کو
اختیار کرے۔ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ؎

ندامت را امام خویش کردہ ہمیشہ افتد اکن با دل و جان

فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہٗ ؎

بہر دم توبہ باید کرد عادت نخستیں توبہ باید پس عبادت
بہر یک فرض آمد توبہ کردن بہر دم توبہ کن تا وقت مردن

شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحؒ اپنی مناجات میں فرماتے ہیں ؎

زشر نفس امارہ نگہم دار یا اللہ ہوائے غیر خود کلی زمن بردار یا اللہ

اللہ تعالیٰ سورۂ یوسف میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اور میں بیزار ہوں اپنے نفس سے کہ وہ بہت ہی برائی کی طرف رغبت دلاتا ہے اور فرمایا حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اعدی عدوك نفسك التی بین جنبیك خیال کر دشمن اپنا اپنے نفس کو جو تیرے دو پہلو کے درمیان ہے۔ اور کہا حق تعالیٰ نے موسےٰ علیہ السلام کو عادِ نفسك ثم عادی نفسك ثم عادی نفسك یعنی اے موسےٰ دشمن جان نفس اپنے کو پھر دشمن خیال کر نفس اپنے کو پھر بھی دشمن خیال کر نفس اپنے کو ۔

بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہا انہوں نے رئیت ربی فی المنام ربی فقلت یا رب فکیف الطریق فقال اترك نفسك فتعال دیکھا میں نے اپنے رب کو خواب میں پوچھا میں نے اے پروردگار کیونکر ہے راہ تیری طرف فرمایا خداوند تعالیٰ نے چھوڑ دے نفس اپنے کو اور چلا آ ۔

جائے نفس امارہ کی ناف کے نیچے ہے۔ پس طالب کو چاہیئے کہ نفس کافر سے عداوت کرے۔ کما قال علیہ السلام اقتلوا انفسکم بسیف المجاھدات فرمایا نبی علیہ السلام نے قتل کرو تم اپنے نفسوں کو تلوار مجاہدہ سے ؎

نفس نتواں کشت اِلّا باسہ چیز ۔۔۔ چوں بگویم یادگیرش اے عزیز
خنجر خاموشی و شمشیر جوع ۔۔۔ نیزۂ تنہائی و ترکِ ہجوع
ہر کہ نبود در ورا ایں سہ سلاح ۔۔۔ نفس او ہرگز نیاید با صلاح

قَالَ اللہُ تعالیٰ وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا وہ لوگ جو مجاہدہ کرتے ہیں ہمارے لئے البتہ دکھلا دیتے ہیں ہم ان کو اپنا رستہ مثل کم کھانا

وکم کلام کرنا، ملاقات عوام کی نہ کرنی، کثرت روزوں کی کم سونا، ہمیشہ خدا کا ذکر کرنا وغیرہ لازم پکڑے۔ قال علیہ السلام رجعنا من جھاد الاصغر الی جھاد الاکبر فرمایا نبی علیہ السلام نے رجوع کیا ہم نے جہاد اصغر (چھوٹے) سے جہاد اکبر (بڑے) کی طرف۔ مثل کم کھانے اور کم سونے اور کم بولنے اور لوگوں کے ساتھ کم ملنے کے۔ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ومن مات من العشق فقد مات شہیدًا جو نفس کی لڑائی میں مرے وہ شہید ہے ؎

درخت نفس را با بیخ برکن بدہ مر نفس خود را گوشمالی

تاکہ دشمن کسی طرح سے راہ نہ پاوے۔ اور بُری خصلتیں نفس امّارہ کی اوصاف حمیدہ سے بدل جاویں۔ اوصاف ذمیمہ جیسے کبر، غصہ، شر، نفاق، سمعت، شہرت، عجلت، بخل، کینہ، شہوت، حرام، حرص و ہوا، حسد، حقارت غیر، بغض، غیبت، حب جاہ، حب دنیا، جیسا کہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حب الدنیا راس کل خطیئۃ (محبت دنیا کی سر ہے ہر گناہ کا) وغیرہ۔ ان تمام کو چھوڑ کر اوصاف محمودہ کو اختیار کرے:-

اوصاف محمودہ مثل حلم، علم، تواضع، اخلاص، شکر، سخا، قناعت، صبر، تحمل، آہستگی، کم آزادی وغیرہ۔ جب یہ خصلتیں پیدا ہو جاویں تو جانے کہ تزکیۂ نفس حاصل ہوا۔ فرمایا خدائے برتر نے ونفسٍ وما سوّٰھا ۝ فالھمھا فجورھا وتقوٰھا ۝ قد افلح من زکّٰھا پس امّارہ لوّامہ ہو جائے و نفس لوّامہ ملہمہ بن جائے اور نفس ملہمہ مطمئنہ ہو جائے و مطمئنہ راضیہ و نفس راضیہ مرضیہ و نفس مرضیہ کاملہ ہو۔ پس تمام نفوس سات ہوئے۔ واللّٰہ اعلم بالصواب ؞

# فصل پنجم در بیان تصفیہ قلب و فضیلت ذکر

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الشیطانُ جاثمٌ علیٰ قلب ابن ادم فاذا ذکراللّٰہ جلس واذا غفل وسوس (رواہ البخاری) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شیطان لپٹا ہوا ہے آدمیوں کے دلوں پر جب آدمی ذکر کرتا ہے تو الگ ہو جاتا ہے اور جب غافل ہوتا ہے تو وسوسہ ڈالتا ہے پس نفس اور شیطان کا خلاف کرنا چاہیئے ؎

درخت دوستی بنشاں کہ کام دل ببار آرد
نہال دشمنی برکن کہ رنج بے شمار آرد

خالف النفس والشیطان واعصہما وان ھما محضاک النصح فاتہم۔ پس جان اے طالب صادق لطیفہ قلب بغیر مصقلا کے صفائی نہیں پاتا۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ فرماتے تھے واسطے ہر شئے کے صقالہ ہے اور واسطے دل کے صقالہ ذکر اللہ تعالےٰ کا ہے بیہقی نے اس کو روایت کیا۔ نقل ہے مشکوٰۃ شریف سے پس دل طالب کا ہرگز کدورت شیطانی و خطرات نفسانی سے صاف نہیں ہوتا تاوقتیکہ خدا کی یاد نہ کرے ؎

سعدی حجاب نیست تو آئینہ پاک دار
زنگار خوردہ کے بنماید جمال دوست

فرمایا نبی علیہ السلام نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اَفْعَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ تحقیق اللہ تعالے تمہاری صورتوں اور تمہارے افعال کی طرف نہیں دیکھتا لیکن تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں کی طرف دیکھتا ہے ؎

دل یک منظر است ربانی خانہ دیو را چہ دل خوانی

دل کے ہزار مُنہ ہیں اور ہر ایک منہ کو خناس مثل جالے مکڑی کے گھیرے ہوئے اور اپنا ٹھکانا بنائے ہوئے ہیں اور صورت خناس مثل صورت خنزیر کے۔ اور بعض تفسیروں میں مثل صورت کتے کے اور صاحب تفسیر مغنی لکھتے ہیں کہ اُس کی صورت مثل ہاتھی کے ہے۔ اور وہ اپنی سونڈ زہر آلودہ کو دل کے گرداگرد پھیرتا رہتا ہے جس سے خیالات بد پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور دل کو ہلاک کرتے ہیں۔ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا تُمِیْتُوا قُلُوْبَکُمْ اِلَّا بِکَثْرَۃِ الطَّعَامِ فرمایا نبی علیہ السلام نے نہیں مرتے دل تمہارے مگر کثرت طعام سے جب حرام کا لقمہ کھایا وسوسے بہت پیدا ہوئے خیالات شیطانی دکھلائی دینے لگے۔ فرمایا خدائے برتر نے قرآن مجید میں مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ پس طالب بالیقین جانے کہ دل ہرگز پاک ہوگا مگر بہت ذکر ومجاہدہ کرنے سے کہ سب قوۃ اور چربی وخون کم ہو جائے اور قوت ذکر سے آتش عشق کی بھڑک کر شعلے مارے اور مغز وہڈیوں تک پہنچ جائے۔ اور چربی کو گلا وے دل خطرات شیطانی سے پاک ہو۔ اثر سیاہی خناس کا دل سے دور ہو ؂

واضح ہو کہ دل سات پردے رکھتا ہے۔ اور ہر پردہ میں ایک گوہر ہے جب تصفیہ دل حاصل ہو تو وہ گوہر ظہور میں آئیں۔ اول گوہر عشق، دوسرا فقر

تیسرا روح چوتھا معرفت پانچواں عقل چھٹا ذکر ساتواں گوہر حلم
پس زندگانی دل کی ہمیشہ ذکر کرنا خدائے تعالیٰ کا ہے جب آدمی غافل ہوتا ہے
دل مردہ ہو جاتا ہے۔ پھر ذکر حق سے زندہ ہوتا ہے اور صفائی حاصل کرتا اور
ترقی پکڑتا ہے ؎

صوفی بیا کہ آئینہ صاف است جام را
تا بنگری صفائی مے لعل فام را

# دربیان فضیلت ذکر

فرمایا خدائے بزرگ نے فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِي وَلَا تَكْفُرُوْنِ
یاد کرو تم مجھ کو میں یاد کرتا ہوں تم کو اور شکر کرو تم میرا اور کفران نہ کرو۔ وَقَالَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا۔ اور
فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو تم مجھے بہت *

روایت ہے ابو ہریرہ و ابو سعید رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لا یقعد ون قوم یذ کرون اللّٰہ
نہیں بیٹھتی کوئی قوم کہ یاد کرے اللہ تعالےٰ کو الا حفتہم الملئکۃ مگر
گھیر لیتے ہیں ان کو فرشتے وغشیتہم الرحمۃ اور ڈھانک لیتی ہے ان کو
رحمت ونزلت علیہم السکینۃ اور اترتی ہے ان پر تسلی اور آرام اور حضور
اور جو کچھ حاصل ہوتا ہے اس وقت نورانیت و اطمینان و جمعیت و ذوق و شوق
اور اس کا اثر وذکرھم اللّٰہ فیمن عندہ اور ذکر کرتا ہے اللہ تعالےٰ ان کا ان

لوگوں میں جو اُس کے پاس ہیں مقربین سے واسطے فخر کرنے کے اُن پر اور واسطے ظاہر کرنے بزرگی و کرامت آدمیوں کے فرشتوں پر کہ دعوے کیا تھا اُنہوں نے تسبیح و پاکی بیان کرنے اپنی کا کے اور فساد و خونریزی کا ساتھ آدمیوں کے *

روایت ہے ابو موسےٰ رضی سے کہا اُنہوں نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مثل الذی یذکر ربہ والذی لا یذکر ربہ مثل الحی والمیت فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مثال اُس آدمی کی کہ یاد کرتا ہے پروردگار اپنے کو اور اُس شخص کی جو نہیں یاد کرتا ہے مثل زندہ اور مردہ کی ہے *

ذاکر بمنزلہ زندہ کے ہے ظہور علامات روحانیت معرفت و شوق و ذوق سے مانند ظاہر ہونے نشان و افعال جسمانیت و زندہ دلی کے اور غیر ذاکر اُس کے برعکس ہے ؎

زندگانی نتواں گفت حیاتی کہ مراست
زندہ آن است کہ با دوست وصالے دارد

وَعَنْ ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الا انبئکم بخیر اعمالکم روایت ہے ابو الدرداء سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو تمہارے اچھے اعمال سے وازکیہا عند ملیککم اور بہت ستھرا تمہارے عملوں سے بادشاہ تمہارے کے نزدیک وارفعہا فی درجاتکم اور بہت بڑھا ہوا اُن سے شرافت میں و خیر لکم من انفاق الذہب والفضہ اور اچھا ہے تمہارے لیئے خرچ کرنے سونے اور چاندی سے وخیر لکم

من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم ویضربون اعناقکم
اور بہتر ہے تمہارے لئے اس سے کہ ملاقات کرو تم دشمن سے پس مارو تم اُن کی
گردنیں اور وہ ماریں تمہاری گردنیں یعنی لڑنے سے کافروں کے ساتھ قالوا بلیٰ
عرض کیا صحابہ رضؓ نے فرمائیے آپؐ نے فرمایا، ایسا عمل ذکر خدا ہے۔ روایت
کیا اس کو مالک رضؓ نے پس جان اے طالب کہ بہتر اور بزرگ تر اعمال سے ذکر
خداوند تعالےٰ کا ہے ؛

فرمایا خداوند تعالیٰ نے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ
عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اور وہ شخص کہ کھول دیا اللہ نے سینہ اُس کے کو واسطے
اسلام کے پس وہ اوپر روشنی کے ہے رب اپنے کی طرف سے اور ہلاکی ہے واسطے
اُن لوگوں کے جو سخت ہو رہے ہیں ذکر اللہ سے یعنی غافل ہیں وہی لوگ جو
گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں ؛

اور دوسری جگہ فرمایا ہے وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ
مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ
اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا اور وہ شخص کہ منہ پھیرا اُس نے
یاد ہماری سے پس واسطے اُس کے زندگی تنگ ہے اور اُٹھائینگے ہم اُس کو قیامت
کے دن اندھا اور وہ شخص جو اندھا ہے دنیا میں وہ اندھا ہے آخرت میں
اور بہت بھولا ہوا ہے راہ مستقیم سے ؛

# فصل ششم در بیان طریقہ نقشبندیہ صدیقیہ

جو وصول طریقہ نقشبندیہ عالیہ کا ہے امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہے اور شغل اشغال اس طریقہ عالیہ کے قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ فرمایا خدائے تعالیٰ بزرگ و برتر نے وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ یاد کر تو اپنے پروردگار کی دل میں زاری کرتا ہوا اور ڈرتا ہوا بغیر بلند کرنے آواز کے یاد کر تو صبح اور شام کو اور نہ ہو غفلت کرنے والوں سے ؎

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ یاد کرو تم رب اپنے کی اس حال میں کہ تم زاری کرنے والے ہو تحقیق وہ نہیں دوست رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو ؎

اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خیر الذکر ذکر الخفی روایت کیا اس کو عبد الحق رحہ نے اور فرمایا علیہ السلام نے قلب المؤمن خاص من ذکر الخفی فھو حی و قلب المؤمن غافلہ من ذکر الخفی فھو میت ؎

هر آں دلے کہ دریں حلقہ زندہ نیست بذکر
بر و چو مردہ بفتوائے من نماز کنید

اور بھی صحیح حدیثوں میں نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کیا ابو یعلیٰ رحہ نے عائشہ رضی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بزرگی اس ذکر کی کہ جس کو کراما کاتبین نہ سنتے مرتبہ زیادہ ہے ستر درجہ ہوگا دن

قیامت کا جمع ہوگی خلقت واسطے حساب کے لائینگے فرشتے جو کچھ انہوں نے یاد رکھا اور لکھا فرمائیگا اللہ تعالےٰ فرشتوں کو دیکھا کیا باقی رہا ہے اس کے لئے کچھ وہ عرض کرینگے نہیں چھوڑا ہم نے جو کچھ ہم جانتے ہیں اور یاد کیا ہم نے لیکن حافظ کیا ہم نے اس کا اور لکھا ہم نے اس کو پس فرمائیگا اللہ تبارک و تعالیٰ بے شک تیرے واسطے میرے پاس نیکی ہے کہ نہیں جانتا تو اس کو میں تجھ کو خبر دیتا ہوں اس کی وہ ذکر خفی ہے روایت کیا اس کو شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے وھو علیم بذات الصدور ؎

از دروں شو آشنا وز بروں بیگانہ شو
اینچنیں زیبا روش کمتر بود اندر جہاں

خلوت در انجمن اسی کا نام ہے ؎

دل ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار
مید ار نہفتہ چشم دل جانب یار

اللھم ارزقنا ؛

# فصل ہفتم در بیان ہفت لطائف نقشبندیہ

سات لطائف نقشبندیہ عالیہ طریقہ کے جو کہ مراد اشغال سبعہ ہے کہ اصول ذکر اور سلوک کے ہیں۔ اور ہر طریقہ کے شغل مختلف ہیں لیکن تمام طریقوں میں اول دل کو حاصل کرتے ہیں۔ بعد اس کے ہر شخص اپنے ایک طریقہ پر چلا ہے فرمایا پروردگار نے ولکل امۃ جعلنا منکم شرعۃ و منہاجا اور واسطے ہر گروہ کے کیا ہم نے ایک طریقہ اور رستہ اور یہ رستہ مضبوط و صراط مستقیم ہے ؛

طریقہ شغل سلسلہ متبرکہ عالیہ نقشبندیہ میں ذکر حق کے مراتب ہیں۔ پس سالک کو چاہئے کہ ایسی طرح نفس کا تزکیہ اور دل کا تصفیہ حاصل کرے جو آفتاب احوال اذکار اس لطائف ستہ شریفہ کا پرتو ڈال کر مسرور کرے۔ سالک طالب اور عاشق مطالب کو اس طور پر غیر اللہ کو ترک کرنا چاہئے کہ سوائے ذکر اللہ کے مجموعہ دل جان کا رونق جسم اور بدن کی نہ بنائے تاکہ چمکائے اور شعلے قریب قرب کے سے مشرف ہو کہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وارد ہے۔ یقول اللہ تعالیٰ انا عند ظن عبدی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی فرماتا ہے خدائے برتر میں قریب ظن بندہ اپنے کے ہوں اور میں اس کے ہمراہ ہوں جس وقت یاد کرتا ہے مجھ کو اگر میرا بندہ اپنے دل میں تو میں بھی اس کو پوشیدہ یاد کرتا ہوں۔ پس سالک کو چاہئے کہ یکسو ہو کر پوری توجہ اور کوشش بے زوال سے کمر ہمت باندھ کر کوشش کا ہاتھ سلوک کے دامن میں لئے اور ارادہ رکھے کہ نور حدیث من تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا ومن اتانی یمشی اتیتہ ھرولۃ ومن لقینی بقراب الارض خطیئۃ لا یشرک بی شیئا لقیتہ بمثلھا مغفرۃ کا روشن ہو وھو قریب مجیب وھو علی کل شیء شہید۔

اور طریقہ نقشبندیہ عالیہ میں پہلے شغل لطیفہ قلبی ہے کہ ذکر قلبی طالب صادق کے لئے راحت جان ہے پس طالب صادق کو چاہئے کہ بحکم آیہ کریمہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم کے اول بیعت کرے مرشد کے آگے چار زانو بیٹھے اور زبان تالو سے لگائے دل پر خیال اسم اعظم

یعنی اللہ کا ذکر ہے آنکھ کو بند کرے اور خیال پر رکھے ۔
لطیفۂ قلب نیچے پستان کے بائیں جانب ہے اور دل کو صنوبری شکل کہتے ہیں یعنی مانند ثمر صنوبر کے الٹا ہے اور مرشد توجہ کرے اللہ کی عنایت اور مرشد کی توجہ سے دل حرکت میں آوے آہستہ آہستہ جاری ہوگا اور ایسی قوت پکڑے گا گویا دوسرا دل میں اسم اعظم کہتا ہے ؎

ہین کہ اسرافیل وقت اند اولیا — مردہ را ز ایشان حیات است و نما
جانہای مردہ اندر گور تن — بر جہد ز آوازشان اندر کفن
گوید این آواز ز آواز ہا جداست — زندہ کردن کار آواز خداست

پھر مولانا علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

پیش شغل است در دل رازہا — لب خموش و دل پر از آوازہا

پس جس وقت طالب کو ذکر قلبی حاصل ہو جماعت اولیاء اللہ میں داخل ہوا پس شب و روز حرکات سکنات میں ہو کو دل پر رکھے اور کلام آدمیوں سے کم کرے مگر ضروری ؎

سخن با کس مکن الا ضرورت — نیفتد تا تسلسل اندر ضرورت

پس زمانہ حیات سے وقت مرنے کے قیامت تک تمام حال میں ذکر اسم ذات کا نہ رکے گا ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

چند روز تک کمال کوشش اور نہایت جد و جہد اس لطیفہ میں کرے تاکہ آفتاب کا جلوہ

الّا بحضورِ القلب کا جلوہ دکھلائے ؛

بعد اس کے دوسرے لطیفہ یعنی روحی میں مشغول ہو۔ کہ ذکر روحی محبّت ہے، لطیفہ روحی لطیفہ قلب سے بہت لطیف ہے۔ دائیں جانب نیچے پستان دائیں کے جگہ رکھتا ہے۔ اسے اسم اعظم کا لطیفہ روحی میں تصوّر کرے۔ مرشد کی توجّہ اور خداوند کریم کی عنایت سے اس جگہ بھی اسم ذات کی حرکت ہو گی چند دن اس لطیفہ میں کوشش کرے۔ یہاں تک کہ جمال محبت حق تعالیٰ کا جلوہ دکھلائے ؛

بعد اس کے شغل لطیفہ تیسرے کا کہ سرّی ہے کرے۔ اور ذکر سرّی مکاشفہ ہے اور لطیفہ سرّی لطیفہ روحی سے لطیف ہے اور اس کی دائیں طرف نیچے پہلو کے جگہ مقرر کرتے ہیں۔ اس جگہ بھی اسم اعظم کو مرشد کی توجہ سے تصوّر کرے۔ مرشد کی توجّہ اور اللہ تعالےٰ کی بخشش سے اس جگہ بھی حرکت اسم ذات کی پیدا ہو گی۔ چند روز اس شغل میں رہے تاکہ آفتاب کعبہ حقیقی ظاہر ہو ؛

بعد اس کے شغل لطیفہ چہارم میں مشغول ہو کہ ذکر سرّ السرّی کا مشاہدہ ہے۔ کہ لطیفہ سرّی سے الطف ہو اور اوپر ناف کے اس کی جگہ مقرر کرتے ہیں۔ اس جگہ بھی تصوّر اسم اعظم کا کرے۔ مرشد کی توجّہ اور اللہ تعالےٰ کی بخشش سے اس جگہ بھی حرکت اسم ذات کی پیدا ہو گی۔ چند روز اسی شغل میں رہے تاکہ انوار خفائی کا مشاہدہ ہو ؛

اس کے بعد پانچویں لطیفہ کے شغل میں مشغول ہو جو کہ خفی ہے۔ ذکر خفی کا معائنہ ہے اس کی جگہ بائیں جانب پہلو کے نیچے مقرر ہے۔ اور لطیفہ سرّ السرّی سے الطف ہے اس جگہ بھی اسم ذات کا تصوّر کرے۔ مرشد کی توجّہ اور اللہ تعالےٰ

کی عنایت سے یہ جگہ حرکت میں آئے۔ چند روز اسی شغل میں رہے تاکہ خزانہ مخفیات کا ظاہر ہو ٭

ازاں بعد شغل لطیفہ چھٹے کا شروع کرے کہ اخفیٰ ہے لطیفہ خفی سے لطف ہے اور اسکی درمیان سینہ کے جو مرکز محرابی ہے جگہ مقرر کرتے ہیں اِس جگہ بھی خیال اسم اعظم یعنی اللہ کا کرے۔ یہ لطیفہ بھی انشاءاللہ تعالےٰ حرکت میں آئے۔ کچھ دن اس شغل میں رہے۔ تاکہ مرتبہ جمع الجمع کا معائنہ ہو کر ذکر اخفیٰ کا معائنہ جمع الجمع ہے ٭

بعدہ شغل لطیفہ ساتویں کا شروع کرے جو لطیفہ قدسیہ نورانیہ مخفی ہے اُس لطیفہ کی جگہ اوپر لطیفہ اخفیٰ کے ہے یہ لطیفہ اخفی سے شروع ہو کر حبل الورید اور اس سے سر اہتمام الدماغ تک کہ جگہ عقل کی ہے پہنچتا ہے اور یہ لطیفہ تمام لطائف سے اکمل الطف و بلند ہے اِس جگہ تصور اسم ذات کا کرے۔ یہ لطیفہ بھی مرشد کی توجہ اور اللہ تعالےٰ کی عنایت سے جاری ہو ٭

یہ تمام سات لطیفے ہیں تمام جاری ہو جائینگے۔ چند دن اِن ساتوں لطیفوں میں مراقبہ تمام اور کامل کیجئے جو جاری ہو تا اُن کا اثر اور مراقبہ کے حاصل ہو۔ بعد مراقبہ اسم ذات کے ہاتھوں، بازو، پیچھے، ران و پاؤں۔ بلکہ تمام اعضاؤں و سارا بدن میں حرکت اسم ذات کی پائے۔ یہاں تک کہ چمڑے اور گوشت و ہڈی اور ہر رگ و پٹھے اور بال بال میں حرکت اسم ذات کی ہو ٭

جب سالک کو یہ مقام حاصل ہو اِس مرتبہ کو سلطانی وجودی اور ذکر سلطانی کہتے ہیں پس اس وقت سالک اسم ذات کی آواز شجر و حجر اور برگ و بار و در و دیوار سے سنتا ہے اور فاینما تولوا فثم وجہ اللہ کا جلوہ ہر سو دیکھتا ہے ٭

ہر سو کہ روے کردم من ز ئے دوست دیدم
ہر جا نظر فگندم آں دوست باز دیدم

اور جلوہ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ کا ہر طرف نظر آتا ہے ۔

# فصل ہشتم در بیان نفی و اثبات

طریقۂ نقشبندیہ عالیہ میں جب کہ طالب صادق اسم ذات سے فارغ ہو۔ پھر مرشد تلقین نفی و اثبات شروع کرے ۔

طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں نفی و اثبات اس طور سے ہے کہ کلمہ لا کو ناف سے کھینچے اور سر تک پہنچائے اور کلمہ الٰہ کو لطیفہ روحی پر تصور کرے اور کلمہ اِلّا اللہ کو لطیفہ قلبی پر خیال کرے اور محمد رسول اللہ کو اوپر لطیفہ اخفیٰ کے تصور کرے اس طور پر نفی و اثبات جاری کرے اور معانی کا بھی ساتھ ذکر کے لحاظ رکھے۔ کہ بہت بڑا اثر رکھتا ہے ۔

لا نہیں ہے کوئی اِلٰہ معبود و مقصود غیر اِلّا اللہ سوائے ذات پاک خدا کے محمد رسول اللہ محمد اُس کے بھیجے ہوئے ہیں ۔

اسی طور پر اگر حبس دم کرے تو طالب کو بہت فائدہ حاصل ہو اور صفائی دل کی جلد حاصل ہو بعد اُس کے مراقبہ نفی و اثبات کا تمام لطائف و اعضا میں کرے جیسے اسم ذات کا کیا اور رات دن مراقبہ میں رہے۔ جیسے کہ خواجہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

بروئے بکید و چہرہ اغوائی کن  |  مرد لعبو مہ کانجا سیاہ کارانند

شرمت بادا کہ من بسویت نگراں — باشم تو نہی چشم بسوئے دگراں

اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی اپنا جلوہ دکھائے۔ جب کہ نفی و اثبات جاری ہو۔ تو پھر جس اسم کو اسمائے الٰہی سے اور ہر آیت آیات سے مراقبہ کرے جاری ہوگا بطفیل کلمہ طیبہ کے۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلٰی اَسْرَارِ الْاَذْکَارِ بِحُرْمَۃِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ آمین ثم رب آمین ٭

# فصل نہم دربیان لطیفہ اوّل

لطیفہ اوّل کہ لطائف ساتوں میں سے پہلا لطیفہ قلب ہے جو منسوب ہے فلک القمر کی طرف اور تمام بدن جسمی کے دل کی طرف۔ یہی مقام ناسوت و عالم سفلی ہے اور ایک منزل ہے منازل سبعات سے پہلی منزل سالک کی ناسوت ہے۔ جیسے کہ شمس الدین تبریزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

یکے منزل کہ آں ناسوت نام است — درو اوصاف حیوانی تمام است
ازاں منزل اگر خود بگذرد کس — رسد در منزل دیں ملک بس

اور جگہ اس لطیفہ کی نیچے بائیں پستان کے ہے اور اس منزل میں واردات شریعت کے اور جو کچھ کہ عالم سفلی میں مثل نباتات حیوانات جمادات جبال اور تلالات وغیرہ اس لطیفہ میں منکشف و عیاں ہوتے ہیں اور اس مقام میں انوار طرح طرح کے سفید زرد و سرخ و سیاہ ظہور میں آئینگے کہ کبھی نہ دیکھے ہونگے کثرت ذکر اسم ذات و جنس نفی و اثبات سے اور کعبہ ناسوتی اس لطیفہ میں عیاں ایمان حقیقی اور روح حیوانی منکشف ہوتے ہیں سو حاصل الحاصل اس لطیفہ کی صفائی حق ہے

کہ مراد فعل و تکوین سے ہے کمال اس لطیفہ کا یہ ہے کہ فعل حق جل علاٗ میں فانی ہو اور ساتھ افعال خداوندی کے بقا پائے حالات عشق کے ظاہر ہوں اور نور اس لطیفہ کو چاند کے نور سے تشبیہ دیتے ہیں یعنی سفید تھوڑا سا زردی مائل ہے اور ولایت لطیفہ کی نیچے قدموں آدم علیہ السلام کے ہے اور جو آدمی صوفی المشرب ہے وصول اُس کا طرف جناب قدس کے اسی لطیفہ کی راہ سے ہوگا اور صاحب اس مشرب کو استعداد حصول ایک درجہ کی سات درجوں ولایت میں ہوگی اور کلید (چابی) اس لطیفہ کی کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اٰدَمُ صَفِيُّ اللّٰهِ ہے اس کلمہ شریف کے بہت مراقبہ کرنے سے یہ مقام طے ہوتا ہے اور خزانہ اس لطیفہ کا اللہ اکبر اس کو مکشوف ہوتا ہے اور عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا سے واقف ہوا اور اس لطیفہ میں سیر الی اللہ حاصل ہوتی ہے اور مکان اسرافیل علیہ السلام ہے اور مقام کن فیکون ظاہر ہوتا ہے اور نفس امارہ نفس لوامہ کی وصف کے ساتھ عیاں ہوتا ہے۔ جیسے کہ حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں قسم کھائی ہے لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ لَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ میں البتہ قسم کھاتا ہوں دن قیامت کی اور قسم کھاتا ہوں نفس ملامت کرنے والے کی۔ مراد اس سے تزکیہ نفس حاصل کیا ہوا ہے اور جاننا الہام کا خداوند تعالیٰ کی طرف سے صفت محدثیت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے سالک جب اس مقام پر پہنچتا ہے تو نام اُس کا بدر الدین اور ایک فرد اولیاء اللہ سے ہوتا ہے اور جو کچھ اقلیم اول اور آسمان اول میں ہے منکشف ہوتا ہے۔ العلم عند اللہ ؎

بنور ذکر باید در گذشتن
بآب توبہ باید دل شستن

# فصل دوازدہم در بیان لطیفۂ دوم

لطیفہ دوم بیان لطیفوں میں سے کہ نام اس کا لطیفہ روحی ہے۔ یہ لطیفہ لطیفہ قلبی سے بہت لطیف فلک عطارد سے منسوب ہے۔ اور جگہ اس لطیفہ کی دائیں پستان کے نیچے۔ اور دوسری منزل منازل سالک سے ہے۔ اور مقام ملکوت یعنی انبوہ فرشتوں کا مکشوف ہوتا ہے ؎

دراں عالم چراو معروف گردد ملائک آسماں مکشوف گردد

اس منزل میں واردات طریقت کے پیدا ہوتے ہیں سالک کو فرشتے اس مقام میں مختلف صورتوں میں دکھائی دیتے ہیں۔ کوئی نورانی صورت اور کوئی پرندہ کی شکل جیسے گویا طوطا یا شکل لڑکوں کی غرض تمام مختلف صورتوں میں نمایاں ہوتے ہیں۔ سالک اس منزل میں پہنچکر فرشتہ کی صفت ہو جاتا ہے کہ ایک دم خدا کی یاد سے غافل نہیں ہوتا۔ جیسے فرشتے کسی وقت ذکر سبحانی اور یاد خداوندی سے ایک لحظہ ایک لمحہ غافل نہیں ہوتے جیسا کہ اُن کے حق میں خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ سالک کو بھی یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔

در طریقت ہر چہ پیش سالک آید خیر اوست ؎
بر صراطِ مستقیم اے دل کسے گمراہ نیست

اور کعبہ آسمان دوم کا عیاں ہو جاتا ہے۔ بوند کی حقیقت اور روح نورانی سے واقف ہوتا ہے اور اصل الاصول اس لطیفہ کے صفات ثبوتیہ حق ہیں۔ اور ایک قدم درگاہ حق تعالےٰ میں قریب ہوتا ہے سالک بعد حاصل کرنے فنا کے اس لطیفہ میں جو کہ وابستہ ہے

تجلیات سے اپنے آپ کو مسلوب پاتا ہے۔ بلکہ جناب قدس کی طرف نشو و نما پائے گا اور
رنگ اس لطیفہ کا سفید کہتے ہیں۔ ولایت اس لطیفہ کی نیچے قدم حضرت نوح علیہ السلام
کے ہے۔ اور جو نوحی المشرب ہوتا ہے راہ اس کی طرف جانب قدس کے اسی لطیفہ سے
ہوگی اور کلمہ اس لطیفہ کی لا الٰہ الا اللہ نوح نجی اللہ ہے کثرت سے مراقبہ کرنے
نفی اثبات کے مقام طے ہوتا ہے۔ اور خزائن اس لطیفہ کی اللہ قدیر اس پر
کشف ہوتا ہے۔ اور آیت قَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا
إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ اس کو مکشوف ہو۔ ع

تو ای خدا باش کہ در کشتی نوح　　ہست خاکے کہ بآبے نخرد طوفان را

چونکہ از سیل فنا بنیاد ہستی برکند ع
چون ترا نوح است کشتیبان ز طوفان غم مخور

اس لطیفہ میں سیر من اللہ حاصل ہوتی ہے اور اکان حضرت جبرئیل علیہ السلام سالک کے
اس منزل میں ہر شب شب قدر ہے۔ اور نفس مطمئنہ ظاہر ہوتا ہے ضعف تواضع و توبہ
طلب مادہ مولا کی پیدا ہوتی ہے۔ اور سالک اس مقام مشہور بہ نجم الدین و رایات نقبا
اولیا سے ہوتا ہے۔ اور جو کچھ ولایت دوسری اور آسمان دوسرے میں ہے عیاں ہوتا
ہے۔ اس منزل میں قرار نہ پکڑے بلکہ مسافر ہو۔ آگے منزل حقیقت کی آئے گی۔
جیسا کہ حافظ لسان الغیب فرماتے ہیں ع

تکیہ بر تقوی و دانش در طریقت کافریست
راہرو گر صد ہنر دارد توکل بایدش

جو کچھ آسمان دوم میں ہے تمام منکشف ہوتا ہے ۔

# فصل یازدہم دربیان لطیفہ سوم

تیسرا لطیفہ کہ سات لطائف میں سے ہے اور لطیفہ روحی سے بہت لطیف ہے منسوب ہے یعقوب کے ہمراہ جگہ اس لطیفہ کی داہنی طرف نیچے پہلو داہنی کے ہے اور منزل تیسری سالک کی جبروت ہے۔ اس منزل میں واردات حقیقت کے پیدا ہوتے ہیں۔ ملکوت سے قدم اٹھاتے ہی تیسری منزل جبروت میں پہنچتا ہے منزل جبروت میں عالم مثال و عالم ارواح ہے اور چشمہ ہائے روشن اور سنگ ریزے تمام یاقوت و لعل و زمرد مروارید کے ہیں۔ اور ہر دم ہر ساعت تجلیات باقی، واردات سبحانی وارد ہوں اور اس مقام میں بزرگی و سلطنت ظاہر اور اس میں تصرف بھی ہو۔ وجود مثالی اس منزل میں ساکن ہیں ؎

جان مغز حقیقت تن و پوست ببیں ۔۔۔ درکسوت روح صورت دوست ببیں
ہر ذرہ کہ او نشان ہستی دارد ۔۔۔ یا پرتو نور اوست یا اوست ببیں

اس منزل میں کشف کرامت بےنظیر حاصل ہوتے ہیں ؎

دریں منزل بود کشف و کرامات ۔۔۔ بباید گذشتن زیں مقامات
اگر دنیا و عقبیٰ پیش آید ۔۔۔ نظر کردن بر آں ہرگز نشاید
بخاصاں توجہ کردن از مقامات ۔۔۔ بہ نزد بعض بیش از کرامات

حسنات الابرار سیئات المقربین ابرار کی نیکیاں مقربین کے لئے گناہ ہیں یہ مثل اس امر کی مخبر ہے اور مقام خلت ہے اور تیسرے ایمان کے کعبہ سے اور حقیقت حج سے واقف ہوجاتا ہے ؎

از فضل تست در دل حاجی ہوائے حج
ورنہ کرا مجال کہ رنج سفر کند

اور روح ملکی اس لطیفہ میں معائنہ ہوتا ہے ؎
مقام روح بر من حیرت آمد    نشان از وے بگفتن غیرت آمد

اور اصل الاصول اس لطیفہ کی شیونات ذات اقدس کے ہیں جو ایک قدم صفات ثبوتیہ درگاہ حضرت اقدس میں نزدیک ہیں اور فنا سے اس لطیفہ میں تجلی شیونات ذاتیہ کی حاصل ہوگی۔ اور نور اس لطیفہ کا سرخ کہتے ہیں۔ ولایت اس لطیفہ کی نیچے قدم حضرت ابراہیم خلیل اللہ علےٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہے اور جو شخص ابراہیمی مشرب ہے۔ وصول اس کا درگاہ باری میں اسی لطیفہ کے راستے سے ہوگا لیکن بعد طے کرنے پہلے لطیفوں کے، اور صاحب اس منزل کو استعداد تین مرتبوں کی سات مراتب لایت سے حاصل ہوتی ہے اور مفتاح اس لطیفہ کی لا الٰہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ کثرت سے مراقبہ کرنا اس کلمہ کا ہے اور خزانے اس لطیفہ کے اللہ مرید اس پر ظاہر ہوں اور جب سالک اس مقام پر پہنچتا ہے تو آیہ شریفہ اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا اس کو ظاہر ہو اور اس لطیفہ میں سیر عن اللہ حاصل ہوتی ہے اور سکان میکائیل علیہ السلام اور نفس مطمئنہ معلوم ہوجاتا ہے۔ فرمایا خدائے تعالیٰ نے یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ الخ اور اوصاف نفس مطمئنہ کے حیا و سخاوت و شب بیداری اور خلق اللہ کو نفع پہنچانا ہے سالک اس مقام میں مسمٰی نور الدین اور اولیائے نجبا سے ہوتا ہے اور جو کچھ ولایت تیسری کی تیسرے آسمان میں ہے۔ تمام مکشوف ہوتا

ہے۔ والعلم عند اللہ ؛

## فصل دوازدہم در بیان لطیفہ چہارم

لطائف سات سے یہ لطیفہ سرّ السرّی منسوب ہے طرف فلک الشمس کے اور جگہ
اس لطیفہ کی زیر ناف اور منزل لاہوت ہے وارداتِ معرفت عالم احمدیہ کے
ہوتے ہیں اس عالم میں تجلیات جلالی وجمالی ہیں۔ اور نور طرح طرح کے اس میں
ہیں اور اسرار الہیہ اس مقام میں ہیں۔ شعلے نورانی اور انوار یزدانی معائنہ ہونگے
بلکہ سالک ان شعلوں میں ایسا غرق ہوگا۔ کہ اپنے آپ کو نہ پائیگا اور اس لطیفہ میں
واردات الہیہ وارد ہوتے ہیں یہ مقام بہت نازک ہے کہنا اور ظاہر کرنا لائق
نہیں کہ حق تعالے اپنے بھیدوں کو آپ ہی جانتا ہے۔ اور جو شخص اس مقام میں پہنچتا
ہے اُس کو معرفت الہٰی اسرار کی حاصل ہوتی ہے ؎

میانِ عاشق و معشوق رمزیست　　کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

اور کعبہ آسمان چوتھے کا بیت المعمور ہے۔ عیان وروح انسانی اس میں ظاہر ہوتا ہے
اور اصل الاصول اس لطیفہ کی صفات ارادیہ خداوند تعالے کی ہیں کہ صفات شیونات
سے درگاہ ذات اقدس میں کسی قدر نزدیک ہیں۔ اس لطیفہ میں فنا ہونے سے
بھید اسرار ذاتیہ حاصل ہوتے ہیں۔ اور نور اس لطیفہ کا زرد کہتے ہیں۔ ولایت
اس لطیفہ کی نیچے قدم حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ہے۔ اور جو کوئی موسی المشرب
ہوگا۔ وصول اس کا درگاہ باری میں اسی لطیفہ کی راہ سے ہوگا لیکن بعد طے کرنے
پہلے لطیفوں کے اور صاحب اس مشرب کو استعداد چہار مرتبوں کی سات مراتب

ولایت سے ہوتی ہے اور مفتاح اس لطیفہ کا لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ ہے
اکثر مراقبہ کرنے نفی اثبات اس کلمہ کے یہ لطیفہ مفتوح ہوتا ہے۔ اور خزانہ اس لطیفہ کا
اللہ سمیع اس پر کشف ہوگا سینکڑوں مثل موسےٰ علیہ السلام کے مست ہر گوشہ
سے رب ارنی کہتے ہوئے طالب دیدار نظر آویں۔ اور آیہ رب ارنی انظر
الیک قال لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف
ترانی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسیٰ صعقا فلما
افاق قال سبحانک تبت الیک وانا اول المسلمین اور اس کے ظاہر ہوئے

جسم خاک از عشق بر افلاک شد — کوہ در رقص آمد و چالاک شد
عشق جان طور آمد عاشقا — طور مست و خر موسےٰ صعقا

نماز کی حقیقت اس مقام پر معلوم ہوتی ہے۔ اس لطیفہ میں سیر باللہ اور مکان
حضرت عزرائیل علیہ السلام کا حاصل ہوتا ہے۔ اور سالک کا اس مقام میں نام شمس الدین
ہوتا ہے نفس راضیہ پیدا ہوتا ہے یعنی ہر حال میں راضی رہتا ہے۔ رضینا
بقضائک وصابرین علی بلائک یعنی راضی ہیں ہم تیری قضا پر اور صابر ہیں
تیری بلا پر۔ خداوند کریم فرماتا ہے۔ الی ربک راضیۃ الخ اور سالک ایک ادلیا
ندملسے ہوتا ہے۔ جو کچھ آسمان چہارم اور ولایت چہارم میں ہے کشف ہوتا
ہے اور حقیقت حال خدا جانتا ہے۔

## فصل سیزدہم در بیان لطیفہ پنجم

پانچواں لطیفہ سات لطائف میں سے جو نام اس کا لطیفہ خفی ہے اور مسر السری سے

لطیفہ اور منسوب بفلک مریخ ہے اور اُس کی جگہ بائیں طرف نیچے پہلو بائیں کے ہے
منزل یاہوت۔ اور واردات واحدیت کے ظاہر ہوتے ہیں یعنی عالم تفصیل و عالم نور
و عالم شہود ہے۔ جو اس عالم میں عجائبات و غرائبات ظاہر ہوتے ہیں۔ اور جو تجلیات
واحدیت و اسرار الہیت کے اس مقام میں پوشیدہ ہیں عیاں ہوتے ہیں۔ انکی
وصف کوئی نہیں کر سکتا۔ کعبہ آسمان پانچویں کا عیاں ہوتا ہے۔ حقیقت زکوٰۃ سے
واقف ہوتا ہے۔ روح امین سے خبردار ہوتا ہے۔ اصل الاصول اس لطیفہ کی صفات
سلبیہ ہیں۔ کہ کسی قدر جناب باری میں صفات اسراریہ سے نزدیک ہیں۔ اور اس لطیفہ
میں فنا ہونے سے ان صفات کا ظہور ہوتا ہے۔ اور نور اس لطیفہ کا سیاہ یہ سُرخی مائل
مقرر کرتے ہیں۔ اور ولایت اس لطیفہ کی نیچے قدم حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ہے۔
جو کوئی عیسٰی المشرب ہے راہ اُس کا جناب قدس میں اسی لطیفہ کی راہ سے ہوگا۔ اور
حصول فنا اس لطیفہ کا بھی ساتھ صفات سلبیہ کے ہوگا لیکن بعد قطع پہلے لطیفوں کے
اور صاحب اس مشرب کے استعداد پانچ مراتب کی سات مراتب ولایت سے حاصل ہوتی
ہے۔ اور کلید اس لطیفہ کی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ عیسٰی روح اللہ ہے۔ کثرت مراقبہ
اس کلمہ شریف کے یہ لطیفہ کھلتا ہے۔ خزانہ اس لطیفہ کا اللہ البصیر اس کو
منکشف ہوتا ہے۔ اور یہ مکان حضرت جبرائیل علیہ السلام کا ہے۔ اور سالک جب اس
مکان پر پہنچتا ہے۔ تو اِنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ
فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی اس کو منکشف ہوتا ہے

جان رفت در صراحی حافظ العشق سوخت
عیسٰی دمے کجا ست کہ احیا ئے ما کند

اور سالک کو اس منزل میں سیر الی اللہ حاصل ہوتی ہے۔ اس مقام میں سالک کا
نام حسام الدین ہوتا ہے اور نفس راضیہ مرضیہ ہوتا ہے۔ سالک اس مقام میں
ایک اولیائے ابدال سے ہوتا ہے اور جو کچھ عالم علوی و آسمان پانچویں میں اور
جو کچھ عالم سفلی و اقلیم پانچویں میں ہے معائنہ کرتا ہے۔ والعلم عند اللہ ۔

## فصل چہاردہم در بیان لطیفہ ششم

چھٹا لطیفہ سات لطیفوں میں سے لطیفہ اخفا ہے جو لطیفوں سے بہت لطیف
اور احسن و اجمل لطائف عالم سے ہے اور بہت قریب ہے درگاہ پروردگار میں کہ منسوب
بفلک مشتری ہے جگہ اس لطیفہ کی درمیان سینہ کے جو مرکز محرابی ہے مقرر کرتے
ہیں۔ اس لطیفہ میں واردات وحدت کے ہیں۔ منزل چھٹی ھاھوت کی ہے اور
اصل الاصول اس لطیفہ کی ایک مرتبہ مثل برزخ درمیان احدیت اور واحدیت کے وحدت
برزخ ہے۔ کیونکہ وحدت کا منشا احدیت اور واحدیت ہوتی ہے۔ مراتب ازلیت
و ابدیت کے مکشوف اولیت و آخریت کا اور و علم باطنیت و ظاہریت کا
پیدا ہوتا ہے حد فاصل سے اشارہ طرف اسی کے ہے۔ برزخ جامع مراد اسی سے ہے۔
حقیقت محمدی بھی یہی ہے یعنی وحدت جو قابل جمیع اشیاء ہے احدیت و احدیت
سے پیدا ہوتا ہے اس واسطے کہ احدیت مرتبہ تفصیل ہے اور احدیت مرتبہ اجمال
لیکن انتہا احدیت کا اس مرتبہ میں ہے۔ جو مراد مرتبہ اخلاق کا ہے اس بنا پر کہ دریافت
احدیت کی اس مرتبہ میں ہے اور وہ حقیقت ہے انتہا احدیت کا منشا کل ہے۔ اور آیہ
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ اسکی خبر یہی ہے اور انتہا عشق

ہے۔ جو کہ غلبہ عشق سے بیقرار ہو کر نہایت بیقراری سے عین حضوری بے صبری سے
شور ھل من مزید کا اٹھاتا ہے اور کہتا ہے یا لیت رب محمد لم یخلق محمداً
کاش کہ رب محمد کا نہ پیدا کرتا محمد کو، اور آنکھ کے جھپکانے میں اس حال سے گذر جاتا ہے،
اور مقام فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى۔ وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى اور مقام
قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى میں پہنچ جاتا ہے اس جگہ پر قیام کر کے کہتا ہے۔ لِی
مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْهِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ مجھ کو پروردگار کے
ساتھ ایسا وقت ہے کہ نہیں پہنچتا فرشتہ مقرب اور نہ نبی مرسل۔ مگر اس مقام پر کوئی
نہیں پہنچا سوائے آنحضرت پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ہزاروں نے ایک ایک طناب
خیمہ حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہوگا۔ بہت سے میدان لا الٰہ میں گئے۔
اور بعضے دائرہ میں پہنچے اور بعضے تھوڑی سی حقیقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو پہنچے لیکن محمد رسول اللہ اس جگہ پر ہیں کہ فرماتے ہیں مَنْ رَاٰنِیْ
فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ جس نے دیکھا مجھ کو پس تحقیق دیکھا اُس نے حق کو۔ قدم اس جگہ پر ہے
اے سالک عوام کے لئے اسم مع جسم ہے اور خواص کے واسطے اسم بلا جسم اس واسطے
کہ وہ محو ہیں جسم حقیقی میں، پس بالضرور اسم سے زیادہ اور نہیں۔ اُن کی خودی ذات
خدا میں فنا ہو گئی۔ سوائے خدا کے کچھ نہیں رہا۔ سالک ہاہوت میں معشوق اور یاہوت
میں عشق اور لاہوت میں عاشق و جبروت میں عارف و صف ملکوت میں واقف
ناسوت میں ہوتا ہے جب اس جگہ پر تنزل ہوا اور پھر خبر پائی طرف وصف کے دوڑا
اور صفت عرفان میں ڈالا تو معارف کے ساتھ مشغول ہوا۔ واحدیت عارف نے
عاشق اپنا بنا لیا جب اپنا عاشق ہوا معشوق کو جا پہلے نزول تھا اب یہ عروج ہوا

اور حقیقت محمدی معلوم کی کلمہ طیبہ کی حقیقت اس مقام میں منکشف ہوتی ہے۔
کعبہ آسمان چھٹے کا دکھائی دیتا ہے سالک جب اس مقام پر پہنچتا ہے۔ ہمیشہ ہر وقت
ہر زمانہ میں جمال محمدی دیکھتا ہے اور فنا اس لطیفہ کی وہی مرتبہ قدس جناب علی الاطلاق کا
ہے اور نور اس لطیفہ کا سفید سبزی مائل ہے۔ ولایت اس لطیفہ کی نیچے قدم حضرت محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور صاحب اس شریعت عالی کو بذات خود لیاقت حاصل
کرنی تمام وکمال چھ مرتبوں کی سات مراتب ولایت ہوتی ہے اور کثرت سے
مراقبہ کرنا لا الٰہ الا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اس لطیفہ کی مفتاح ہے اور خزانہ
اللہ علیم کا اس پر واضح ہوتا ہے جب سالک اس مقام پر پہنچتا ہے۔ تو
قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ اس پر عیاں ہوتا ہے ؁

فرمایا خداوند تعالیٰ نے یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ
رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا کا مقصد مکشوف ہوتا ہے ؎

نشان از وے گفتن غیبت آمد　　مقام روح بر من حیرت آمد

فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اول ما خلق اللہ نوری وروحی انا من نور اللہ
والمؤمنون من نوری اول وہ شے جو پیدا کی خداوند تعالیٰ نے میرا نور ہے اور
بعض روایت میں میری روح میری پیدائش حق سے ہے اور تمام مومنین میرے نور سے
پیدا ہیں اور خداوند تعالیٰ کی طرف سے خطاب مستطاب لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ
الْاَفْلَاکَ اور دوسرا خطاب لَوْلَاکَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرُّبُوْبِیَّۃَ کے مخاطب ہیں۔
یعنی اے محبوب اگر نہ ہوتے تم تو نہ پیدا کرتا میں آسمان دوسرے اگر نہ ہوتے تم تو البتہ
نہ ظاہر ہوتی ربوبیت اول اور آخر تمام اسی سے ہے اور حقیقت محمد خود وہ ہے

## غزل

گفتا بصورت ارچہ اولاد آدمم / از روئے مرتبہ بہمہ حال برترم
چوں بنگرم در آئینہ عکس جمال خویش / گردد ہمہ جہان بحقیقت مصورم
خورشید آسمان ظہورم عجب مدار / ذرات کائنات اگر گشت مظہرم
ارواح قدس چیست نمودار معنیم / اشباح انس چیست نمودار پیکرم
بحر محیط رشحۂ از فیض فائضم / نور بسیط لمعۂ از نور ازہرم
از عرش تا بفرش ہمہ ذرۂ وجود / در نور آفتاب ضمیر منورم
روشن شود ز روشنی ذات من جہاں / گر پردۂ صفات خود از ہم فرو درم
آبی کزو خضر شد و جاوداں بماند / آں آب چیست قطرۂ از حوض کوثرم
واں دم کزو مسیح ہمی مردہ زندہ کرد / یک نفحہ از نفس روح پرورم

فی الجملہ مظہر ہمہ اشیاست ذات من
بل اسم اعظمی بحقیقت چو بنگرم

اور اس لطیفہ میں سیر مع اللہ حاصل ہوتی ہے سالک جب اس مقام پر پہنچتا ہے نام اس کا جمال الدین ہوتا ہے اور نفس کافر کا معائنہ ہوتا ہے سالک ایک اولیاء افراد سے ہوتا ہے۔ اور جو کچھ آسمان چھٹے اور اقلیم چھٹی میں ہوتا ہے تمام عیاں ہوتا ہے۔ والعلم عند اللہ و عند الرسول ؛

## فصل یازدہم در بیان لطیفہ ہفتم

ساتواں لطیفہ تمام لطیفوں سے قدس ہے۔ اخفیٰ سے بھی لطیف اور اتم و اکمل

دواثق ہے منسوب ہے بطرف فلک زحل و فلک منازل و فلک البروج اور آسمان عرش اور کرسی اور جسم کل و شکل کل جو ہر ہا و طبیب کل نفس و عقل کل کی ہے ۔ اور زیادہ اس سے علم خداوند تعالیٰ کو ہے ستر ہزار حجاب نورانی و ظلمانی ہیں اور جگہ اس لطیفہ کی شروع لطیفہ اخفیٰ کی بلندی کی ہوئی سینہ اور سینہ سے بلند ہو کر حبل الورید تک اور حبل الورید سے گردن اور گردن سے سر اور سر سے ام الدماغ جو مقام عقل معاد کا ہے اس لطیفہ میں واردات تجلی ذات احدی ہے اور فنا فی اللہ اس مقام میں حاصل ہوتی ہے اگر تو نے توحید حاصل کی اور ہمیشہ کی زندگی تو نے خدا سے پائی ۔ فنا ترک خواہش کا نام ہے ۔ بقا تمام اس کی صفات سے شمار کرتے ہیں ۔ اولیا و اصفیا میں کسی کے لئے ہرگز موت نہیں جب سالک اس مقام پر پہنچتا ہے تمام بدن زبان ہو جاتا ہے ؎

بدریائے فتادہ ام کہ پایانش نمے بینم
بدردے مبتلا گشتم کہ درمانش نمے بینم
درین دریائے پر دُر ہست من مشتاق آں دُرم
ولیکن گو دُر چو بیدر بسر پایانش نمے بینم

فرمایا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فاشدد والسفینۃ فانہ بحر عمیق مضبوط کر دو کشتی کو کیونکہ دریا بہت گہرا ہے ؎

بحر نیست بحر عشق کہ ہیچش کنارہ نیست
آنجا بجز آنکہ جاں بسپارند چارہ نیست

اور نور اس لطیفہ کا نور بے نشان جیسے کُلَّ یَوۡمٍ ھُوَ فِیۡ شَاۡنٍ ہے اور مفتاح اس لطیفہ کی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الۡوَاحِدُ الۡقَہَّارُ ہے کثرت سے مراقبہ

کرنے اس کلمہ شریف کے یہ لطیفہ مفتوح ہوتا ہے اور خزانہ اس لطیفہ کلمۃ اللہ کلیہ سالک کو منکشف ہوتا ہے ؎

محبت گر شود ظاہر بصورت — ہماں صورت شود عاشق ضرورت
بخواہد چشم سر معشوق دیدن — کلامش را بگوش خود شنیدن
ما بسا ماں کار و انم اے رفیق — عزم کردہ پا نہادہ در طریق
احمدِ مختار اندر راہ راست — درمیان قافلہ سالار ماست

جب سالک اس مقام پر بوسیلہ برزخ کامل اور جامع جمیع صفات شامل کے پہنچتا ہے۔ اُس وقت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سالک کو اپنی رکاب میں بٹھا کر بحر احدیت میں غوطہ دیتے ہیں اور سالک گم ہو جاتا ہے اور حالت گم گشتگی میں جو کچھ دیکھتا ہے۔ وہ وصال ہے اور یہ حالت گم گشتگی کی ہمیشہ نہیں رہتی۔ بلکہ کسی کو ایک ہفتہ کسی کو تین روز کسی کو ایک دن کسی کو ایک پہر کسی کو لحظہ کی قدر ہوتی ہے اور اس حالت کا حال کہا نہیں جا سکتا ؎

حافظ مدام وصل میسر نمے شود
شاہاں کم التفات بحال گدا شوند

اور محبت کی باتیں سنے مثل یا عبادی انت عشقی و محبی و انا عشقک حبتک یعنی اے بیٹے میرے تو میرا عاشق و محب ہے۔ اور میں تیرا عاشق و محب ہوں۔ فرمایا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے من احب لقاء اللہ احب اللہ لقائہ جو شخص دوست رکھتا ہے دیدار خدا کو۔ تو خداوند تعالےٰ دوست رکھتا ہے اُس کے دیدار کو اور فاذکرونی اذکرکم اُس پر مکشوف ہوتا ہے اور آیۃ وجوہ

يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ اور وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا او
أَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ کے اسرار ظاہر ہوں ۵

ہر کہ را ہست از ہوس ہا جان پاک — زود بیند حضرت ایوان پاک
چوں محمد پاک شد ازنار و دود — ہر کجا رو کرد وجہ اللہ بود
ہر کہ را باشد زسینہ فتح باب — آں ز ذرہ ہر بیند آفتاب

اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ستَرَون ربَّکم کما ترون القمر لیلۃ البدر یعنی قریب ہے کہ دیکھو گے تم اپنے پروردگار کو جیسا کہ دیکھتے ہو تم چودہویں رات کے چاند کو ۵

اگر خواہی سخن با حق بگوئی — نماز ے از حضور دل بجوئی

فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الصلوٰۃ معراج المؤمنین سالک کو جلوہ دکھائے اور فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رأیت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورۃ فوضع انامل کفہ علی کتفی فوجدت بردھا فی صدری یعنی دیکھا میں نے پروردگار اپنے کو معراج کی رات میں بہت اچھی صورت میں پس رکھا حق تعالیٰ نے انگلیوں اپنی کو درمیان کندھوں میرے کے معلوم کی میں نے سردی اس کی سینہ اپنے میں یقین ہے کہ سالک یکتا و دحسب فرزانہ ہو کر بہشت نادہ صورت مثل آئینہ کے جو عکس جمال قدرت حق تعالیٰ کا اور وجہ ذوالجلال کا اُس آئینہ میں دیکھے ۔ حق یہ ہے کہ تو جب آئینہ میں صورت دیکھتا ہے تو صورت تیری آئینہ میں نہیں آجاتی مگر عکس اُس کا بیشک آئینہ میں آجاتا ہے ۵

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم — اے بیخبر ز لذت شرب مدام ما

ایسا ہی رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مَیں نے ذاتِ پروردگار کو بہت اچھی صورت میں دیکھا۔ اور اس کے چہرے کے عکس کو مَیں نے مطالعہ کیا۔ اور مَیں اُس پر مطلع ہوا۔ کہ ان متشابہات کے ساتھ دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ جبرائیل علیہ السلام رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر صورتِ دحیہ کلبی میں آتے تھے، نہ یہ تھا کہ جبرائیل علیہ السلام صورتِ دحیہ کلبی کی رکھتے تھے یا صورت اپنی نہیں بدلتے لیکن ایسے معلوم ہوتے تھے۔ اسی مثال پر اس کلام کو قیاس کرو۔ اور انہیں معنی پر خیال کرو، رکھنے انگلیوں ہاتھ کو اوپر کاندھوں کے اور اُن سے معلوم کرنی ٹھنڈک سینہ میں شعور جو مجھ کو اُس دفعہ اناملی سے ہوا۔ وہ میرے دل کی ٹھنڈک تھی۔ جو اس سے شعور معرفتِ مطلق کا روشن ہوا۔ اَللّٰھُمَّ احسن بعمل الاحدیۃ والواحدیۃ بحرمۃ النبی العربی واذا تمّ الفقر فھو اللہ یہی ہے۔ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید مقامِ قرب اور منزل بے نشان ہے سوائے کون و مکان کے دوسرا کیا ہے اس منزل میں سوائے جستجو کے کچھ نہیں ہوتا خداوند کریم کی مدد سے بغیر گفتگو کے پہنچے اس جگہ سالک ہر ایک چیز کا مالک ہوتا ہے +

فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اتصفوا بصفات اللہ وتخلقوا باخلاق اللہ متصف ہوتا ہے۔ مثال اس کی اس طور پر سمجھنی چاہیئے۔ کہ کوئی شخص لوہے کو آگ میں گرم کرے آگ سُرخ اور لوہا بھی سُرخ ہوتا ہے۔ لوہا آگ ہے جب تک سُرخی باقی ہے اور جب سُرخی زائل ہو جائے۔ لوہا لوہا ہے اور آگ آگ ہے اس وقت کہ سالک عشقِ حق تعالٰے میں فانی ہو جاتا ہے قیمت اُس کے خون

کی دیدار الٰہی ہے۔ جیسا کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا من علت من العشق فقد مات شہیدًا یعنی جو مر گیا عشق میں تحقیق وہ شہید ہے اور شہید اکبر کو دیدار اسی وقت حاصل ہوتا ہے ؎

خدایا سخت مشتاقم زبہر شوق دیدارت

بفضل خود مرا یارب نما دیدار یا اللہ

اللّٰھم ارزقنا لقاءک بحرمت النبی العربی کیا اچھے ہیں نیک نصیب سالکان عاشق اور عاشقان صادق کہ جو فی الفور اس مرتبہ عظیمہ کو پہنچتے ہیں ؎

دیگراں را وعدہ فردا بود ۔ سالکاں را دید ہم اینجا بود

جب کہ دریائے وحدت سے غوطہ مار کر باہر آتا ہے رجوع حالت اصلی کیطرف کرتا ہے کہ کہا ہے مالنہایت ھوالرجوع الی البدایت یعنی سائل نے پوچھا کہ نہایت کیا ہے کہا وہ لوٹنا ہے طرف ابتدا کی۔ فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کل شئی یرجع الی اصلہ یعنی ہر شے رجوع کرتی ہے طرف اصل اپنے کے اور اس لطیفہ میں سیر فی اللہ حاصل ہوتی ہے اور روح قدسی عیاں ہوتا ہے نفس نیک ہو جاتا ہے سالک کا نام کمال الدین ہوتا ہے اور ایک مرتبہ کا قطب اور غوث زمانہ ہوتا ہے۔ اور جو کچھ مابیچ نو آسمانوں اور سات زمینوں اور تحت الثریٰ اور سات ولایت کے ہے مکشوف ہوتا ہے۔ یعنی خداوند تعالیٰ کے علم سے واضح ہوتا ہے والعلم عند اللہ ؛

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا بحرمت النبی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ؛

نقشہ لطائف سبعہ نقشبندیہ سیفیہ شریفیہ کا یہ ہے




اور خاتمہ بالخیر بیان میں سلسلہ نقشبندیہ شریفہ عالیہ و شجرہ طیبہ کے ہمیشہ نازل ہو اس پر
برکت اور رحمت بحرمت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ۔

## سلسلۃ الذہبیۃ الاولیٰ الطریقۃ النقشبندیۃ قدس اللہ اسرارہم

اس فقیر حقیر کثیر التقصیر محمد اسلم نقشبندی نے اپنے باپ شیخ جلال الدین نقشبندی سے فیض پایا اور انہوں نے شیخ المشائخ میاں فتح اللہ نقشبندی سے اور مولانا محقق میاں محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے اپنے والد شیخ قطب ربانی حبیب سبحانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے

اور انہوں نے خواجہ محمد الباقی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے خواجہ
امکنی رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے قطب ربانی خواجہ درویش علی نقشبندی
رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے قطب ربانی خواجہ زاہد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ
اور انہوں نے قطب ربانی خواجہ عبید اللہ الاحرار نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے اور
انہوں نے قطب ربانی خواجہ یعقوب رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے خلیفہ
الرحمانی السبحانی عاشق ربانی حضرت خواجہ بہاؤ الحق والدین نقشبندی قدس اللہ
سرہ العزیز سے اور انہوں نے قطب ربانی خواجہ میر کلال رحمۃ اللہ علیہ سے اور
انہوں نے قطب ربانی محمد السماسی رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے قطب ربانی
خواجہ علی رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے قطب ربانی خواجہ محمود انجیر الفغنوی
رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے قطب ربانی خواجہ عارف ریوگری سے اور انہوں نے
قطب ربانی خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے قطب ربانی
خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے قطب ربانی خواجہ علی الفارمدی
رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے قطب ربانی خواجہ ابو الحسن الخرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے
اور انہوں نے قطب ربانی خواجہ بایزید البسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اور
انہوں نے امام الہمام حضرت امام جعفر الصادق سے صاحب اللہ رضی اللہ عنہ
سے اور انہوں نے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے اور
انہوں نے حضرت سلمان الفارسی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اور انہوں نے شیخ المہاجرین الانصار ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ابی بکر الصدیق
خیر الاخیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے حضرت سید المرسلین

خاتم النبیین محمد ن المصطفیٰ و رسول المجتبیٰ علیه الصلوٰة و التسلیمات سے اور انہوں نے جبرائیل علیه السلام سے اور انہوں نے تمام رب العزت جل جلاله العظیم الکریم الرحیم سے*

تمت بالخیر

## غزل حقیر

خانهٔ خود اے صنم اندر دل ما کردهٔ — بنده ویرانه گر عرشِ معلیٰ کردهٔ
عاشقِ جانباز کرده هلاک از تیغِ ناز — بر سرِ آهش فگندی تماشا کردهٔ
من گرفتارِ بلا تنها نیم اے جانِ جاں — هر کسے را عاشقِ زلفِ چلیپا کردهٔ
ابروئے تیغ و سلاسل زلف و مژگانت سناں — بهرِ قتلِ عاشقاں ساماں مهیا کردهٔ
ساختی مومن کسے را کردهٔ کافر کسے — رخنه ها اندختی خود فتنه برپا کردهٔ
جلوهٔ طور بر فگندی کرده روشن طور ما — زاں کلیمے را صفا و هست شیدا کردهٔ
خود نوائی احمد شدی خود حامد و محمود شد — وز برائے دیدنِ خود را افشا کردهٔ
گه شدی یعقوب گاہے یوسفِ کنعاں شدی — هر دو عالم را بعشقِ خود زلیخا کردهٔ
خود شدی فرهاد و شیریں عاشق و معشوق خود — لیلیٰ و مجنوں شدی خود عزمِ صحرا کردهٔ
آمدی در گشته خود قسم باز فی گفته — اے شوم قربانت اعجازِ مسیحا کردهٔ

خود عیاں کردی تو اسرارِ نهانِ خویش را
پس چرا رسوا حقیر بے نوا را کردهٔ

# اللہ والوں کی دردبھری تصنیفات

## اردو ترجمہ تحفہ قادریہ

اس بابرکت کتاب میں حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ لاہوری نے جو عاشق جناب سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں جناب غوث پاک کے مناقب و کرامات کو نہایت معتبر روایات سے عجیب دلکش اور پر اثر طریق سے قلمبند فرمائے ہیں۔ قیمت ۔ ۔ ۴ر

## اردو ترجمہ مونس جان

یہ کتاب بھی حضرت شاہ ابوالمعالی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف سے ہے۔ اس میں پانچ مقالے ہیں۔ (۱) میں حقائق (۲) میں الحدیث در کلمات مشائخ (۳) میں محبت (۴) میں مطائبات (۵) میں ذکر شعر۔ نہایت ہی دلچسپ کتاب ہے اور اس میں کلمات تصوف کو دلکش پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت .. .. .. .. ۳ر

## اردو ترجمہ گلدستہ باغ ارم

یہ کتاب بھی حضرت شاہ ابوالمعالی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف میں سے ہے اس میں چار طرز ہیں:۔ طرز اوّل در حالات خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم طرز دوم در لطائف اولیا طرز سوم در سخنان حکما جو زبان کی تمثیل ہیں طرز چہارم در نصیحت۔ قیمت .. ۲ر

## اردو ترجمہ نفحات الانس

یہ کتاب حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی اعلےٰ تصنیفات سے ہے حضرت موصوف کی تصنیف کسی تعریف کی محتاج نہیں اس میں اکثر اولیا اور خاتونان باصفا کا جو اولیا اللہ میں سے گذری ہیں ۔ ہے خوش قلم قابل دید ہے۔ قیمت ۳ے

ملنے کا پتہ:۔ **اللہ والے کی قومی دکان بازار کشمیری لاہور**

اردو ترجمہ ہر سہ دفتر

# مکتوبات شریف

## امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

### مع مفصل سوانح عمری

کون شخص ہے جو مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی و اسم گرامی سے واقف نہ ہو۔ یہ وہ مجموعہ مکتوبات ہے جو آپ نے وقتاً فوقتاً اپنے پیر حضرت خواجہ باقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں اور نیز دیگر احباب کی طرف ارقام فرمائے تھے! اور حق کی تلاش اور جستجو میں مدت مدید اور عرصہ بعید سے طالبان مولا عموماً اور حلقہ بگوشان سرکار عالیہ نقشبندیہ خصوصاً حیران اور سرگرداں پھرتے تھے چونکہ یہ گنجینہ اسرار معرفت نہایت دقیق فارسی زبان میں ہونے کے باعث عوام کی فہمید سے باہر تھا اس لئے بپاس خاطر ہر چہار سلاسل عالیہ اور حلقہ بگوشان خاندان عالیہ نقشبندیہ نصرف زر کثیر اردو ترجمہ کرا کر نہایت خوشخط اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر طبع کرائے ہیں۔ جن کو خرید کر ہر یک طالب مولیٰ بیساختہ ورد کریگا۔

بمال چند عالم عالی خریدم  بنام ایزد عجب ارزاں خریدم

قیمت دفتر اول عہ   قیمت دفتر دوم عار   قیمت دفتر سوم عار

المشتہر اللہ والے کی قومی دکان ملک چنن الدین ککے زئی تاجر کتب قومی

بازار کشمیری لاہور